احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

روزنامہ

الفضل

CPL 61

PH: 0092 4524 213029

ایڈیٹر: عبدالسمیّع خان

ہفتہ 27- جنوری 2001ء یکم ذیقعد 1421 ہجری- 27 صلح 1380 ہش جلد 51-86 نمبر 24

قول و فعل میں مطابقت

حضرت اسامہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو میں نے یہ فرماتے ہوئے سنا کہ قیامت کے دن ایک شخص کو لایا جائے گا اور جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔ آگ میں اس کی آنتیں باہر نکل آئیں گی۔ دوسرے دوزخی اس کے قریب آکر جمع ہو جائیں گے۔ اور اس سے کہیں گے' اے فلاں! آج یہ تمہاری کیا حالت ہے؟ کیا تم ہمیں اچھے کام کرنے کے لئے نہیں کہتے تھے' اور کیا تم برے کاموں سے ہمیں منع نہیں کیا کرتے تھے؟ وہ شخص کہے گا کہ ہاں' میں تمہیں تو اچھے کاموں کا حکم دیتا تھا لیکن خود نہیں کرتا تھا۔ برے کاموں سے تمہیں منع بھی کرتا تھا' لیکن خود کیا کرتا تھا۔

(صحیح بخاری کتاب بدء الخلق باب صفتہ النار)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

جس کے اخلاق اچھے نہیں ہیں مجھے اس کے ایمان کا خطرہ ہے۔ کیونکہ اس میں تکبر کی ایک جڑ ہے اگر خدا راضی نہ ہو تو گویا یہ برباد ہو گیا پس جب اس کی اپنی اخلاقی حالت کا یہ حال ہے تو اسے دوسروں کو کہنے کا کیا حق ہے خداتعالیٰ فرماتا ہے (یعنی تم لوگوں کو نیکی کا امر کرتے ہو۔ مگر اپنے آپ کو اس امر نیکی کا مخاطب نہیں بناتے بلکہ بھول جاتے ہو۔) اس کا یہی مطلب ہے کہ اپنے نفس کو فراموش کر کے دوسرے کے عیوب کو نہ دیکھتا رہے بلکہ چاہئے کہ اپنے عیوب کو دیکھے چونکہ خود تو وہ پابند ان امور کا نہیں ہوتا اس لئے آخر کار (یعنی اے ایمان والو! تم وہ بات کیوں کہتے ہو جو تم نہیں کرتے ہو) کا مصداق ہو جاتا ہے اخلاص اور محبت سے کسی کو نصیحت کرنی بہت مشکل ہے۔ لیکن بعض وقت نصیحت کرنے میں بھی ایک پوشیدہ بغض اور کبر ملا ہوا ہوتا ہے اگر خالص محبت سے وہ نصیحت کرتے ہوتے تو خدا ان کو اس آیت کے نیچے نہ لاتا بڑا سعید وہ ہے جو اول اپنے عیوب کو دیکھے ان کا پتہ اس وقت لگتا ہے جب ہمیشہ امتحان لیتا رہے۔"

(ملفوظات جلد سوم صفحہ 591-590)

خصوصی درخواست دعا

احباب جماعت سے جملہ اسیران راہ مولا کی جلد اور باعزت رہائی نیز مختلف مقدمات میں ملوث افراد جماعت کی باعزت بریت کے لئے دردمندانہ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے ان بھائیوں کو اپنی حفظ و امان میں رکھے ہر شر سے بچائے

حصول محبت الٰہی کا ذریعہ

بیوت الحمد منصوبہ

○ قرآن کریم اور احادیث مبارکہ میں بیواؤں' غرباء اور بے سہارا لوگوں کی ضروریات زندگی کو پورا کرنے اور بہتر سہولتیں مہیا کرنے کو خدا تعالیٰ کے پیار کو حاصل کرنے کا ذریعہ قرار دیا گیا ہے۔ بیوت الحمد منصوبہ اس مقصد عالی تک پہنچنے کا بہترین زینہ ہے۔ اس منصوبہ کے تحت بیوگان اور بے سہارا لوگوں کو حسب ضرورت رہائش کی سہولت فراہم کی جاتی ہے۔ ہر قسم کی سہولت سے آراستہ بیوت الحمد کالونی ربوہ میں 87 ضرورت مند خاندان آباد ہو کر اس منصوبہ کی برکات سے فیضیاب ہو رہے ہیں۔ اس کالونی میں ابھی آٹھ کوارٹرز زیر تعمیر ہیں۔ اسی طرح تقریباً پانچ صد مستحق احباب کو ان کے اپنے اپنے گھروں میں حسب ضرورت جزوی توسیع کے لئے لاکھوں روپے کی امداد دی جا چکی ہے اور امداد کا یہ سلسلہ جاری ہے۔

احباب کرام کی خدمت میں درخواست ہے کہ ضرورت مندوں کا حلقہ وسیع ہونے کے باعث اس بابرکت تحریک میں زیادہ سے زیادہ مالی قربانی پیش فرمائیں پورے مکان کے اخراجات جو اندازاً 5 لاکھ روپے سے لے کر حسب استطاعت آپ جو بھی مالی قربانی پیش کرنا پسند فرمائیں۔ مقامی جماعت کے نظام کے تحت یا براہ راست مد بیوت الحمد خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں ارسال فرما کر عنداللہ ماجور

باقی صفحہ 8 پر

وہ اس یار کو صدق دکھلاتے ہیں
اسی غم میں دیوانے بن جاتے ہیں

وہ جاں اس کی رہ میں فدا کرتے ہیں
وہ ہر لحظہ سو سو طرح مرتے ہیں

وہ کھوتے ہیں سب کچھ بصدق و صفا
مگر اس کی ہو جائے حاصل رضا

(درثمین)

دل اور زبان کو ایک کرنے کی کوشش کرو

(حضرت خلیفۃ المسیح الاول)

اباء مخفی رنگ میں انسان کے اندر ہوتا ہے۔ کبھی زبان سے اقرار کرتا ہے۔ لیکن دل اس کے ساتھ متفق نہیں ہوتا۔ جس کا نتیجہ نفاق ہوتا ہے اور یہ نفاق آخر کار، کفر تک بھی لے جاتا ہے۔ اس لئے دل اور زبان کو ایک کرنے کے لئے کوشش کرو۔ اور خداتعالیٰ سے توفیق اور فضل چاہو۔ بعض لوگوں کے لئے ان کا مال و دولت خدمت گزاری۔ اور نیکی کا خیال بھی اس امر سے روک دیتا۔ اور ان کے لئے سد راہ ہو جاتا ہے۔ وہ سمجھتے ہیں کہ ہمیں اس کی کیا ضرورت ہے۔ اگر ضرورت نہ تھی تو خداتعالیٰ نے اس کو نازل کیوں فرمایا۔ وہ اس پر نہیں۔ خداتعالیٰ کے فعل و فضل پر ہنسی کرتے اور اس کے پر حکمت فعل کو لغو (معاذاللہ) ٹھہراتے ہیں۔

اس لئے ہمارے دوستوں کو چاہئے کہ وہ نفس اور شیطان کے اس دھوکا سے ہمیشہ بچیں۔ اپنی کسی بات پر تکبر نہ ہو۔ کیونکہ وہی تکبر پھر کسی اور رنگ و صورت میں انکار کا باعث ہو جاوے گا۔ یہ بہرحال زہر ہے۔ اس سے مطمئن ہو رہنا عقل مندی نہیں ہے۔

بعض نادان۔ ناحق شناس۔ مامور (-) کے آنے پر یہ کہہ اٹھتے ہیں کہ یعنی اس وقت تک ہم ایمان نہیں لائیں گے جب تک ہم کو بھی وہیں فیض اور فضل نہ دیا جاوے۔ جو (ان) کو دیا گیا ہے۔ یہ بھی محرومی کا بڑا بھاری ذریعہ ہے۔ جو لوگ ایمان کو مشروط کرتے ہیں وہ محروم رہ جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کی پرواہ نہیں کرتا۔ ہاں خداتعالیٰ کسی کو خالی نہیں چھوڑتا۔

جو اُس کی راہ میں صدق و ثبات سے قدم رکھتا ہے۔ وہ بھی اس قسم کے انعامات سے بہرہ وافر لے لیتا ہے۔ جیسے فرمایا (-) جن لوگوں نے اپنے قول و فعل سے بتایا کہ ہمارا رب اللہ تعالیٰ ہے۔ پھر انہوں نے اس پر استقامت دکھائی۔ ان پر فرشتے نازل ہوتے ہیں۔ اس آیت سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ نزول ملائکہ سے پہلے دو باتیں ضروری ہیں۔ ربنا اللہ کا اقرار اور اس پر صدق و ثبات اور اظہار استقامت۔

(از خطبہ 16- فروری 1905ء)

محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مورخ احمدیت

عالم روحانی کے لعل و جواہر (نمبر 143)

شیر خدا اور ایک ہندو مسمرائزر

حضرت مصلح موعود نے فرمایا:

"لاہور کے ایک ہندو کو حضرت مسیح موعود اپنی کتابیں بھیجا کرتے تھے۔ اس سے احمدیوں نے پوچھا۔ کہ تمہیں کتابیں کیوں بھیجتے ہیں۔ اس نے بتایا مجھے آپ سے بہت عقیدت ہے۔ جس کی بنا ایک واقعہ پر ہے میں علم مسمریزم کا بڑا ماہر ہوں۔ میں اگر کسی پر عمل کروں تو وہ ایسا زیر اثر ہو جاتا ہے کہ میں جو چاہوں اس سے کام کراؤں مجھے ایک برات کے ساتھ قادیان کے قریب کے ایک گاؤں میں جانا پڑا شرارت جو سوجھی تو میں نے خیال کیا۔ کہ قادیان جا کر مرزا صاحب پر توجہ ڈالنی چاہئے۔ تاکہ وہ مریدوں کے سامنے ہی ایسی حرکات شروع کر دیں۔ جن سے ان کی خفت ہو۔ اس نے بیت مبارک کا نقشہ بیان کیا۔ اور بتایا کہ جب میں گیا تو مرزا صاحب شہ نشین پر بیٹھے ہوئے تھے۔ میں نے ذرا پیچھے بیٹھ کر توجہ ڈالنی شروع کی۔ مگر ایسا معلوم ہوا کہ وہ بھی مقابلہ کر رہے ہیں۔ پھر میں نے اور زیادہ توجہ کی۔ مگر اثر نہ ہوا۔ آخر میں نے سارا زور لگانا شروع کیا۔ اور سمجھا کہ اب ضرور میں آپ کو زیر کر لوں گا۔ لیکن عین اس وقت مجھے ایسا معلوم ہوا کہ آپ کے

دائیں بائیں دو شیر ہیں

جو مجھ پر حملہ کرنے والے ہیں۔ یہ دیکھ کر میں ایسا گھبرایا کہ مجھے یہ بھی خیال نہ رہا۔ یہاں شیر کہاں سے آ سکتے ہیں۔ اور فوراً اٹھ کر بھاگا حتیٰ کہ جوتیاں بھی نہ پہن سکا۔ اور ہاتھ ہی میں لے کر بھاگ نکلا۔ میرے جانے کے بعد مرزا صاحب کو خیال آیا۔ تو آپ نے کہا۔ کہ کون یہاں سے اٹھ کر گیا ہے۔ اسے بلا لاؤ۔ چنانچہ دو تین آدمی میرے پیچھے میرے لینے کو آئے۔ لیکن میں نے انہیں یہی جواب دیا کہ اس وقت میرے حواس بجا نہیں۔ پھر کبھی حاضر ہوں گا۔ اور فوراً چلا آیا۔ وہ شخص اکاؤنٹنٹ تھا۔ لاہور جا کر اس نے سارا واقعہ حضرت مسیح موعود کو خود لکھا اور ساتھ لکھا۔ مجھے یقین ہو گیا"۔ **آپ اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں ہیں**۔ میں اگرچہ ہندو ہوں۔ لیکن آپ کو اللہ تعالیٰ کا اوتار مانتا ہوں۔ آپ اپنی تصانیف مجھے عنایت کریں"۔

(الفضل 3 جولائی 1930ء ص 8)

جو خدا کا ہے اسے للکارنا اچھا نہیں
ہاتھ شیروں پر نہ ڈال اے روبہ زار و نزار

مجھ کو پردے میں نظر آتا ہے اک میرا معین
تیغ کو کھینچے ہوئے اس پر جو کرتا ہے وہ وار

وساوس دہریت کی یورش کا انقلابی علاج

حضرت مصلح موعود نے فرمایا:

ایک دفعہ ایک سکھ طالب علم نے جو گورنمنٹ کالج میں پڑھتا تھا اور حضرت مسیح موعود سے اخلاص رکھتا تھا۔ حضرت صاحب کو کہلا بھیجا۔ کہ پہلے مجھے خدا پر یقین تھا۔ مگر اب میرے دل میں اس کے متعلق شکوک پڑنے لگ گئے ہیں۔ حضرت صاحب نے اسے کہلا بھیجا۔ کہ جہاں تم کالج میں بیٹھتے ہو۔ اس جگہ کو بدل لو۔ چنانچہ اس نے جگہ بدل لی۔ اور پھر بتایا کہ اب کوئی شک نہیں پیدا ہوتا۔ جب یہ بات حضرت صاحب کو سنائی گئی۔ تو آپ نے فرمایا۔ اس پر اس شخص کا اثر پڑ رہا تھا۔ جو اس کے پاس بیٹھتا تھا۔ اور وہ دہریہ تھا۔ **جب جگہ بدل لی۔ تو اس کا اثر پڑنا بند ہو گیا۔ اور شکوک بھی نہ رہے۔**

(الحکم 28/ دسمبر 39ء ص 14)

خدائے ذوالعرش پر زندہ ایمان

حضرت مصلح موعود نے فرمایا:

میں نے حضرت صاحب کا لکھا ہوا ایک نوٹ دیکھا تھا۔ اور اسے چھپوا دیا ہے۔ اس میں آپ لکھتے ہیں۔ کہ لوگ کہتے ہیں تو خدا کو چھوڑ دے۔ مگر میں کس طرح چھوڑ سکتا ہوں؟ جب کہ سب سوئے ہوئے ہوتے ہیں۔ خدا مجھے آ کر جگاتا ہے اور کہتا ہے کہ میں تم سے محبت کرتا ہوں۔ تمہیں کسی سے ڈرنے کی ضرورت نہیں۔ **بتاؤ ایسے خدا کو میں کیونکر چھوڑ سکتا ہوں۔**

(الحکم 28 دسمبر 39ء ص 18)

تعلیم احمدیت

اے احمدی دکھا تو تقدیمِ احمدیت
دنیا پہ کر دے ظاہر تفخیمِ احمدیت

پیشِ نظر ہے جب تک تعلیمِ احمدیت
زیرِ عمل ہے جب تک تنظیمِ احمدیت

ارض و سما پہ تیرا اکرام ہے مسلّم
بڑھتی رہے گی تجھ سے تکریمِ احمدیت

کلام گوہر

رپورٹ: تمثیلہ اعجاز صاحبہ

لجنہ اماء اللہ فرانس کا 14 واں سالانہ اجتماع

اللہ تعالیٰ کے فضل سے لجنہ اماء اللہ فرانس کا 14 واں سالانہ اجتماع 2 تا 3 ستمبر 2000ء بروز ہفتہ، اتوار بیت السلام سینٹ پری میں منعقد ہوا۔ اس دو روزہ اجتماع کی تیاری تقریباً دو ماہ قبل شروع کی گئی۔ پروگرام اردو اور فرنچ زبان میں تیار کر کے لجنہ اماء اللہ میں تقسیم کر دیا گیا تاکہ علمی مقابلہ جات میں حصہ لینے والی ممبرات بھرپور طریقے سے تیاری کر سکیں۔ انتظامی امور کی احسن طور پر بجا آوری کے لئے لجنات کی ڈیوٹیاں لگائی گئیں۔ خصوصیت سے صفائی کا بہت اہتمام کیا گیا۔ لجنہ ہال کو خوب سجایا گیا۔ اجتماع کے دوران مشن ہاؤس میں لجنہ کے قیام و طعام کا تسلی بخش انتظام کیا گیا۔ مختلف قسم کے اسٹالز بھی لجنہ کے تحت لگائے گئے۔ جن میں صنعتی نمائش کا اسٹال، کتابوں کا اسٹال اور اشیائے خورونوش کے بھی مختلف اسٹالز لگائے گئے۔

فرانس میں لجنہ اماء اللہ کی دوسری مجالس کو بھی پروگرام مرتب ہونے کے فوراً بعد بھیج دیا گیا۔ اس اجتماع میں پیرس کی تقریباً 85% لجنات نے شرکت کی۔ پیرس سے باہر کی مجالس میں سے لیل اور غیمنس کی لجنات نے اجتماع میں بڑے شوق اور جذبے سے حصہ لیا۔ یہ اجتماع بہت کامیاب رہا۔

خطاب محترم امیر صاحب

اس اجتماع کے موقع پر محترم اشفاق ربانی صاحب امیر جماعت احمدیہ فرانس نے بھی خطاب فرمایا۔ امیر صاحب نے اپنے خطاب میں لجنہ کو مختلف نصائح کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ اس صدی کا آخری اجتماع ہے۔ آپ نے "شکر" کے مضمون پر روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا کہ انسان کو ہر حال میں اللہ تعالیٰ کا شکر گزار رہنا چاہئے۔ کچھ شکر اپنے اندر خاص اہمیت رکھتے ہیں۔ وہ یا تو آپ کو بہت خوشی کی حالت میں یا پھر نہایت غم کی حالت میں نصیب ہوتا ہے۔

پھر آپ نے اجتماع کی غرض و غایت بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ ان اجتماعات کے دوران جو ایک خاص روحانی ماحول میں خوشی حاصل ہوتی ہے سو اپنے ان خوشی کے لمحات کو مسلسل ذکر الٰہی میں گزاریں۔ نیز انسان کو اپنے گناہوں کی معافی مانگتے رہنا چاہئے۔ تبھی اللہ کے انعامات کا وارث ہو سکتا ہے۔ اس کی مثال بالکل ماں اور بچے کی سی ہے۔ جیسے ماں بچے سے اپنی بات منوانے کے لئے یہ کہتی ہے کہ اگر فلاں اچھا کام کرو گے تو یہ انعام دوں گی، اگر یہ کام کرو گے تو یہ انعام دوں گی۔ بالکل اسی طرح سے خدا اور بندے کا تعلق ہے۔ نیکی اور گناہ کا تعلق جڑا ہوا ہے۔ پچھلے گناہوں سے معافی مانگتے ہوئے آئندہ کے لئے بھی استغفار کی ہی پناہ لیں۔ کیونکہ استغفار کے بغیر تو کوئی راہ کھل ہی نہیں سکتی۔

پھر آپ نے توبہ کے بارہ میں حضرت مسیح موعود کے چند پر معارف اقتباسات سے لجنہ کو مستفید فرمایا۔

خطاب صدر لجنہ اماء اللہ فرانس

محترمہ مسز نسیم ڈلانوا، صدر لجنہ اماء اللہ فرانس نے اکتوبر تا اگست 2000ء تک کی رپورٹ پیش کی جس میں پیرس اور پیرس سے باہر کی مجالس کی کارکردگی کے بارے میں بہنوں کو آگاہ کیا۔ پھر مختلف شعبہ جات کی کارکردگی کا باری باری مختصراً ذکر کیا۔

اس کے بعد اجتماع کے مختلف علمی و ورزشی مقابلہ جات منعقد ہوئے۔ جن میں مقابلہ حفظ قرآن کریم۔ مقابلہ حسن قراءت، اردو تقاریر، نظم، ذہنی آزمائش اور مختلف ورزشی مقابلہ جات میں روک دوڑ، رسہ کشی اور پنگ پانگ کے مقابلے بھی ہوئے۔

دوسرا دن

دوسرے دن کے پہلے اجلاس کی کارروائی ساڑھے دس بجے تلاوت قرآن کریم اور اس کے ترجمہ سے ہوئی۔ بعدہ آنحضرت ﷺ کی حدیث اور اس کا ترجمہ اردو اور فرنچ میں پیش کیا گیا۔ لجنہ کا عہد دہرانے کے بعد کلام محمود میں سے ایک نظم پیش کی گئی۔ بعدہ فرنچ زبان میں تقریری مقابلہ شروع ہوا۔

اس اجتماع کے آخری اجلاس میں غیر احمدی خواتین نے بھی شرکت کی۔ یہ سب خواتین لجنہ اماء اللہ کی اچھی کارکردگی سے متاثر ہوئیں۔ انہیں مشن ہاؤس اور لائبریری دکھائی گئی۔ فرنچ زبان میں سوال و جواب کی ایک کاپی اور کچھ نظموں کے فرنچ، تراجم ان کی فرمائش پر انہیں پیش کئے گئے۔ انہوں نے ہر کام کو عمدگی اور

باقی صفحہ 8 پر

پبلشر آغا سیف اللہ۔ پرنٹر قاضی منیر احمد) مطبع ضیاء الاسلام پریس۔ مقام اشاعت دار النصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے۔ سالانہ 900 روپے

مکرم نصر اللہ خان ناصر صاحب

صاف دل کو کثرت اعجاز کی حاجت نہیں

حضرت مولوی غلام نبی صاحب خوشابی کی بیعت

ضلع خوشاب کے موضع ڈھلّی سے نسبت رکھنے والے علم و فضل میں بلند پایہ۔ ایک گوہر نایاب۔ حضرت مولوی غلام نبی صاحب خوشابی...... سلسلہ احمدیہ کی تاریخ میں معروف ہیں۔ یہ مبارک وجود حق و صداقت کی طرف کشاں کشاں آیا اور سلام حضرت امام الزمان مہدی معہود...... کو پہنچایا۔ اور پھر اخلاص و وفا اور محبت میں نمایاں مقام پایا۔ آپ کی بیعت اور اخلاص و محبت کا مختصر تذکرہ قارئین کے ازدیاد ایمان کے لئے دیا جارہا ہے۔

حضرت منشی حبیب الرحمن نے بواسطہ شیخ عبدالرحمن صاحب بیان کیا:۔

"ایک دفعہ حضرت مسیح موعود...... کے عرصہ قیام لدھیانہ میں میں بھی حضور کے قدموں میں حاضر تھا۔ وہاں بڑی مخالفت ہوئی۔ ایک مولوی اپنے عناد کی وجہ سے ہر ہر گلی میں تھوڑی تھوڑی دور آپ کے خلاف ہرزہ سرائی کرتا تھا۔ ایک روز وہ اس کوچہ میں بھی آگیا جس میں حضور کا قیام تھا۔ اس مکان کی بیٹھک سڑک کے کنارہ پر تھی اور زنانہ حصہ مکان کے عقب میں تھا۔ اور زنانہ حصہ سے بیٹھک کے اندر جانے کے لیے سڑک پر سے گزرنا ہوتا تھا۔ اتفاق ایسا ہوا کہ مولوی اس کوچہ میں باتیں کر رہا تھا تو حضور عقبی حصہ مکان سے بیٹھک کی طرف تشریف لارہے تھے۔ جب اس مولوی نے برکات انوار الٰہیہ سے روشن حضور کے روئے مبارک کو دیکھا تو تاب نہ لاسکا۔ اور ایسا معجزانہ تصرف الٰہی ہوا کہ یا تو وہ حضور کے برخلاف کئی روز سے بول رہا تھا یا حضور کا مبارک چہرہ دیکھتے ہی فوراً حضور پر نور کی طرف لپکا اور تقریر وغیرہ سب بھول گیا۔ حضور نے مصافحہ کو اپنا ہاتھ دے دیا۔ وہ حضور کا ہاتھ پکڑے پکڑے حضور کے ساتھ ہی بیٹھک کے اندر داخل ہوگیا۔ اور پاس بیٹھ گیا۔ اور عقیدت کا اظہار کرنے لگا۔ اس کے تمام ساتھی باہر گلی میں کھڑے اس ماجرا کو دیکھ کر حیران و ششدر رہ گئے۔ اور باہر کھڑے انتظار کرتے رہے مگر مولوی صاحب تھے کہ اندر سے باہر ہی نہ آتے تھے۔ ادھر مولوی صاحب تائب ہو کر آپ پر ایمان لے آئے اور ان کی درخواست پر حضور اقدس نے ان کی بیعت قبول فرمائی ان کے ساتھیوں نے جو برابر باہر انتظار میں تھے غالباً مولوی صاحب کو بلانے کے لئے اندر پیغام بھی بھیجا۔ مگر یہاں سماں ہی اور تھا۔ یہ علم ہونے پر کہ مولوی صاحب نے تو بیعت بھی کر لی ہے ان کے تمام ساتھی مولوی صاحب کو گالیاں دیتے ہوئے منتشر ہوگئے اور پھر کسی نے مولوی صاحب کا ساتھ اختیار نہ کیا۔"

واقعہ بیعت کی تفصیلی روایت

یہ بزرگ حضرت مولوی عبدالغنی صاحب المعروف مولوی غلام نبی صاحب خوشابی...... تھے۔ آپ کے اس واقعہ بیعت کو حضرت پیر سراج الحق صاحب نعمانی...... نے زیادہ تفصیل سے بیان کیا ہے۔ آپ نے جو کچھ تحریر فرمایا اس کا ملخص یہ ہے۔

"لدھیانہ میں 1891ء میں حضرت اقدس...... کے قیام کے زمانہ کی بات ہے کہ علمائے لدھیانہ اور مولوی غلام نبی صاحب خوشابی جو ایک جید عالم اور واعظ خوش بیان تھے مخالفت میں دیوانہ ہو رہے تھے۔ مولوی صاحب کی وہاں دھوم مچ گئی اور جا بجا ان کے علم و فضل کا چرچا ہونے لگا۔ ہر وعظ میں مولوی صاحب حضرت مسیحؑ کے بارے میں آیتوں پر آیتیں اور حدیثوں پر حدیثیں پڑھنے لگے۔ ایک روز ان کا اس محلہ میں وعظ تھا۔ جس میں حضرت اقدس قیام رکھتے تھے۔ اس وعظ کے سننے کے لئے ہزاروں آدمی جمع تھے۔ مولوی محمد حسین۔ مولوی شاہ دین۔ مولوی عبدالعزیز۔ مولوی محمد۔ مولوی عبداللہ صاحبان اور دو چار اور مولوی صاحبان جو بیرون سے مولوی غلام نبی صاحب کی علمی لیاقت و شہرت کو دیکھنے کے شوق میں آئے تھے۔ اس خاص وعظ میں حاضر تھے۔ اس وعظ میں مولوی غلام نبی صاحب نے اپنا سارا علم ختم کر دیا اور تحسین و آفرین اور مرحبا کے نعرے بلند ہو رہے تھے۔ جو ہمارے کانوں تک پہنچ رہے تھے۔ اور ہم پانچ چار آدمی چپکے بیٹھے تھے۔

حضرت اقدس سے مولوی صاحب کا آمنا سامنا

...... مولوی صاحب وعظ میں پوری مخالفت کا زور لگا کر چلے اور ان کے ساتھ ایک جم غفیر اور مولوی صاحبان تھے۔ اور ادھر سے حضرت اقدس مردانہ مکان میں جانے کے لئے زنانہ مکان سے نکلے تو مولوی صاحب سے سامنا ہوگیا۔ اور خود حضرت اقدس نے السلام علیکم کہہ کر مصافحہ کے لئے ہاتھ بڑھایا اور مولوی صاحب نے جواب دیتے ہوئے مصافحہ کیا۔ خدا جانے اس مصافحہ میں کیا برقی قوت تھی۔ اور کیا مقناطیسی طاقت اور روحانی کشش کہ ید اللہ ہاتھ ملاتے ہی مولوی صاحب ایسے از خود رفتہ ہوئے کہ کچھ چون و چراں نہ کر سکے اور ہاتھ میں ہاتھ ڈالے سیدھے مردانہ مکان میں ساتھ ہی چلے گئے۔ اور سامنے دوزانو ہو کر بیٹھ گئے۔

مولوی صاحب کے ساتھیوں کا انتظار اور قیاس آرائیاں

باہر سامعین اور مولوی حیرت زدہ تھے اور باہم گفتگو کرتے تھے۔ ایک نے کہا ارے یہ کیا ہوا۔ مولوی صاحب نے یہ کیا حماقت کی کہ مرزا صاحب کے ساتھ چلے گئے۔ دوسرے نے کہا مرزا جادوگر ہے خبر نہیں کیا جادو کر دیا ہو گا۔ تیسرے نے کہا مولوی صاحب دب گئے۔ مرزا صاحب کا رعب بڑا ہے۔ چوتھے نے کہا۔ اجی مرزا صاحب نے جو اتنا بڑا دعویٰ کیا ہے مرزا خالی نہیں ہے۔ کیا یہ دعویٰ ایسے ویسے کا ہے؟ پانچواں بولا مرزا زور والا معلوم ہوتا ہے۔ مولوی لالچی ہوتے ہیں۔ مرزا صاحب نے کچھ لالچ دے دیا ہوگا۔ بعض نے یہ کہا کہ مولوی صاحب عالم فاضل ہیں مرزا کو سمجھا کے اور توبہ کرا کے آئیں گے۔ کسی نے کہا۔ یہ ٹھیک ہے اور ایسا موقعہ ملاقات اور نصیحت کرنے کا بار بار نہیں ملتا۔ عام لوگ یہ کہتے تھے کہ مولوی پھنس گیا۔ اور پھنس گیا خواہ طمع میں خواہ علم میں خواہ کسی اور صورت سے۔ مرزا بڑا چالاک اور علم والا ہے۔ مولوی صاحبان یہ کہتے تھے کہ مولوی صاحب مرزا صاحب سے علم میں کم نہیں۔ لالچی نہیں۔ صاحب روزگار ہیں۔ اللہ اور رسول کو پہچانتے ہیں۔ فاضل ہیں۔ مرزا کی خبر لینے گئے ہیں۔ دیکھنا تو سہی مرزا کی کیسی گت بنتی ہے۔ مرزا کو نیچا دکھا کے آئیں گے۔

حضرت اقدس سے مولوی صاحب کی گفتگو

ادھر مولوی غلام نبی صاحب مکان کے اندر خاموش بیٹھے تھے۔ اور انہوں نے پوچھا کہ حضرت! آپ نے وفات مسیح کا مسئلہ کہاں سے لیا ہے؟ فرمایا قرآن شریف حدیث اور علمائے ربانی کے اقوال سے مولوی کے دریافت کرنے پر دو آیات دکھائیں اور بتایا کہ وفی اور توفی الگ الگ باب سے ہیں۔ آپ غور کریں۔ مولوی صاحب دو چار منٹ سوچ کر کہنے لگے کہ معاف فرمائیے۔ آپ نے جو فرمایا وہ صحیح ہے۔ قرآن مجید آپ کے ساتھ ہے۔ حضور نے پوچھا جب قرآن مجید ہمارے ساتھ ہے تو آپ کس کے ساتھ ہیں۔ اس پر مولوی صاحب کے آنسو جاری ہوگئے اور ان کی ہچکی بندھ گئی اور انہوں نے عرض کیا کہ یہ خطاکار بھی حضور کے ساتھ ہے۔

لوگوں کی بے چینی اور مولوی صاحب کا جواب میں نے حق پالیا

جب دیر ہوگئی تو لوگ آوازیں دینے لگے کہ مولوی صاحب باہر تشریف لائیے۔ پھر بھی مولوی صاحب نے جواب نہ دیا۔ تو لوگ بہت چلائے۔ مولوی صاحب نے کہلا بھیجا کہ میں نے حق پالیا۔ اب میرا تم سے کچھ کام نہیں۔ اگر تم اپنا ایمان سلامت رکھنا چاہتے ہو تو تائب ہو کر اس امام کو مان لو۔ میں اس امام صادق سے کس طرح انکار کر سکتا ہوں جو اللہ تعالیٰ کا موعود ہے اور جس کو سلام بھیجا گیا ہے۔

سلام کا ذکر کر کے مولوی صاحب نے حدیث پڑھی پھر حضرت اقدس کی طرف متوجہ ہو کر دوبارہ پڑھی۔ اور پھر عرض کیا کہ حکم کے مطابق میں اس وقت سلام کہتا ہوں اور پھر دوبارہ بھی سلام کیا۔ حضرت اقدس نے اس وقت عجیب آواز سے وعلیکم السلام فرمایا کہ دل سننے کی تاب نہ لائے۔ اور مولوی صاحب مرغ بسمل کی طرح تڑپنے لگے اس وقت حضرت اقدس کے چہرہ مبارک کا بھی اور ہی نقشہ تھا۔ حاضرین بھی عجیب سرور کی حالت میں تھے۔ پھر مولوی صاحب نے کہا کہ اولیاء اور علماء اس انتظار میں چل بسے۔ اللہ تعالیٰ کا وعدہ پورا ہوا۔ یہ غلام نبی اس کو کیسے چھوڑے۔ یہی مسیح موعود اور امام مہدی موعود ہیں۔ آنے والے آگئے آگئے بے شک و شبہ آگئے۔

مولوی صاحب کا پیغام حق اور مخالفت

لوگوں کو مولوی صاحب نے کہا کہ تم جاؤ یا میری طرح حضرت اقدس کے مبارک قدموں میں گرو تا کہ نجات پاؤ۔ غرض لوگوں کو جب یہ

جواب ملا تو خاص وعام سب کی طرف سے کافر کافر کا شور بلند ہوا۔ اور وہ گالیوں کی بوچھاڑ کرتے ہوئے منتشر ہو گئے۔ پھر مولویوں کی طرف سے مولوی غلام نبی صاحب کو مباحثہ کے پیغام آنے لگے اور بعض کی طرف سے پھسلانے کے لئے کہ ہماری ایک دو بات سن جاؤ لیکن مولوی صاحب نے جواباً یہ شعر پڑھا۔

حضرت ناصح جو آویں دیدہ و دل فرش راہ
پر کوئی مجھ کو تو سمجھاوے کہ سمجھائیں گے کیا

مولوی صاحب نے مباحثہ کرنا قبول کیا لیکن مباحثہ کے لئے کوئی نہ آیا۔ پھر مولوی صاحب نے ایک اشتہار شائع کیا کہ میں مباحثہ کرنے کو تیار ہوں۔ پھر مولوی صاحب کو امرتسر یا لاہور سے خط آیا کہ خواہ تم یا مرزا صاحب یا کوئی اور وفات مسیح کے بارے میں ایک آیت یا متعدد آیات پیش کرے۔ میں فی آیت پچاس روپے انعام دوں گا۔ حضرت اقدس کے مشورہ سے مولوی صاحب نے جواب دیا کہ ہم اڑھائی درجن آیات پیش کریں گے۔ آپ اپنے اقرار کے مطابق پندرہ روپیہ لاہور کے کسی بینک میں جمع کر کے رسید بھجوادیں۔ لیکن جواب ندارد۔ پھر خود مولوی صاحب نے ایک اشتہار شائع کیا کہ جو شخص حیات مسیح کے بارے قرآن شریف کی آیت صریح اور حدیث صحیح پیش کرے تو فی آیت اور فی حدیث دس روپے دیئے جائیں گے۔ لیکن اشتہار کے بعد خاموشی رہی۔

حضرت مولوی صاحب کی اخلاص و محبت میں ترقی

مولوی غلام نبی صاحب حضرت اقدس کے ہی ہو رہے اور ان کا بحراب کھلا کہ جو کوئی آتا اس سے گفتگو اور مباحثہ کے لئے آمادہ ہو جاتے اور پہلے خود ہی گفتگو کرتے۔ مولوی صاحب حضرت اقدس کا چہرہ دیکھتے رہتے۔ حضرت اقدس نے سورہ زلزال کے متعلق تفسیراً کچھ فرمایا تو مولوی صاحب وجد میں آگئے اور کہنے لگے یہ ہے فہم قرآن۔ ان کی عشقیہ حالت ترقی کرتی گئی۔ حضرت اقدس اندرون خانہ تشریف لے جاتے تو مولوی صاحب کی حالت بے قراری اور دیوانگی کی سی ہو جاتی اور حضرت اقدس کے آنے پر آپ کو چین آتا۔ مولوی صاحب کو سابقہ مخالفت کرنے پر بے چینی تھی۔ وہ بار بار کہتے کہ اتنے روز جو میری طرف سے مخالفت ہوئی۔ میری طرف سے گستاخانہ الفاظ نکلے قیامت کے روز میں اللہ تعالیٰ کو کیا جواب دوں گا۔ پھر استغفار کرتے اور سخت بے قراری سے روتے تھے۔

مولوی صاحب کو خط آیا کہ جلد آجائیں۔ ورنہ ملازمت جاتی رہے گی۔ لیکن مولوی صاحب نے کہا۔ کہ بیعت میں شرط دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کی ہے۔ مجھے ملازمت کی پرواہ نہیں۔ ایک روز اس کا ذکر ہونے پر حضرت اقدس نے فرمایا کہ خود ملازمت ترک کرنا ناشکری ہے آپ کو ملازمت پر ضرور چلے جانا چاہیے۔ چنانچہ دوبارہ بیعت کر کے مولوی صاحب مجبوراً روانہ ہو گئے۔ لیکن پھر ہنستے ہوئے واپس آئے کہ ریل گاڑی جا چکی تھی۔ دوسری گاڑی کے آنے میں وقت تھا۔ میں نے کہا جتنی دیر اسٹیشن پر لگے اتنی دیر حضرت کی صحبت میں رہوں تو بہتر ہے۔ یہ صحبت کہاں میسر ہے۔ حضور نے فرمایا جزاک اللہ۔ یہ خیال بہت اچھا ہے۔ اس میں کچھ حکمت الٰہی ہے۔ یہ باتیں ہو رہی تھیں کہ دوسرا خط آیا کہ اپنی ملازمت پر حاضر ہو جائیں یا درخواست رخصت بھیج دیں۔ میں کوشش کر کے رخصت دلوادوں گا۔ حضرت اقدس نے فرمایا ریل کے نہ ملنے میں یہ حکمت الٰہی تھی۔ حضور کے ارشاد پر مولوی صاحب نے رخصت کی درخواست دے دی جو منظور ہو گئی۔ اور مولوی صاحب کو بہت روز تک حضرت اقدس کی خدمت میں رہنے اور فیض صحبت حاصل کرنے کا موقعہ ملا۔

(رفقاء احمد جلد دہم ص 102 تا 109)

حضرت مولوی صاحب..... کی وفات

حضرت مولوی غلام نبی صاحب خوشابی ...... کے زیادہ تفصیلی حالات۔ اولاد اور وفات کے متعلق بہت کم ذکر ملتا ہے۔ تاہم بعض تحریرات سے وفات کا اندازہ ہوتا ہے

ا۔ آپ کی بیعت 29۔ مئی 1891ء نمبر 231 پر یوں درج ہے۔

"مولوی غلام نبی ساکن خوشاب ضلع بھیرہ
(سکونت خوشاب ضلع بھیرہ) (رجسٹر بیعت)
بحوالہ (رفقائے احمد جلد دہم ص 109)

۲۔ شیخ نور احمد صاحب جن کے مطبع میں امرتسر میں ازالہ اوہام زیر طبع تھا بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت اقدس کی خدمت میں لدھیانہ میں حاضر ہوا تو مولوی غلام نبی صاحب موصوف اس وقت وہاں موجود تھے۔

(رسالہ نور احمد نمبرا ص ۱۳ بحوالہ (رفقائے) احمد جلد دہم ص ۱۰۹)

حضرت اقدس کی تصنیف انجام آتھم جو جنوری 1897ء کی مطبوعہ ہے میں مولوی غلام نبی صاحب مرحوم ساکن خوشاب شاہ پور درج ہے۔ جس سے اندازہ ہوتا ہے کہ آپ اس سے قبل وفات پاچکے تھے۔

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی کتب میں آپ کا ذکر

حضرت اقدس مسیح موعود........ نہایت محبت سے آپ کا ذکر اپنی کتب میں فرمایا ہے۔

ا۔ اشتہار مورخہ 23۔ اگست 1891ء کے ذریعہ احباب لدھیانہ وغیرہ نے علماء کو حضرت اقدس سے مقابلہ کی دعوت دی تھی۔ ان داعیان میں اکاون نمبر پر آپ کا اسم گرامی یوں درج ہے۔

"مولوی عبدالغنی عرف غلام نبی خوشابی"

(تبلیغ رسالت جلد دوم ص 65)

۲۔ حضرت اقدس کی تصنیف انجام آتھم جس کے آخر پر تاریخ تصنیف 22 جنوری 1897ء درج ہے۔ تین سو تیرہ خاص رفقاء کرام کی فہرست میں آپ کا نام یوں موجود ہے۔

"مولوی غلام نبی صاحب مرحوم خوشاب۔ شاہ پور۔"

۳۔ حضرت اقدس بانی سلسلہ احمدیہ....... اپنی کتاب ازالہ اوہام میں فرماتے ہیں۔

"حبی فی اللہ مولوی عبدالغنی صاحب معروف مولوی غلام نبی خوشابی دقیق فہم اور حقیقت شناس ہیں۔ اور علوم عربیہ تازہ بتازہ ان کے سینہ میں موجود ہیں۔ اوائل میں مولوی صاحب موصوف سخت مخالف الرائے تھے۔ جب ان کو اس بات کی خبر پہنچی کہ یہ عاجز مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کر رہا ہے اور مسیح ابن مریم کی نسبت وفات کا قائل ہے تب مولوی صاحب میں پرانے خیالات کے جذبہ سے ایک جوش پیدا ہوا۔ اور ایک عام اشتہار دیا کہ جمعہ کی نماز کے بعد اس شخص کے رد میں ہم وعظ کریں گے۔ شہر لدھیانہ کے صدہا آدمی وعظ کے وقت موجود ہو گئے۔ تب مولوی صاحب اپنے علمی زور سے بخاری اور مسلم کی حدیثیں بارش کی طرح لوگوں پر برسانے لگے۔ اور صحاح ستہ کا نقشہ پرانی لکیر کے موافق آگے رکھ دیا۔ ان کے وعظ سے سخت جوش مخالفت کا تمام شہر میں پھیل گیا۔ کیونکہ ان کی علمیت اور فضیلت دلوں میں مسلم تھی۔ لیکن آخر سعادت ازلی کشاں کشاں ان کو اس عاجز کے پاس لے آئی اور مخالفانہ خیالات سے توبہ کر کے سلسلہ بیعت میں داخل ہوئے۔ اب ان کے پرانے دوست ان سے سخت ناراض ہیں مگر وہ نہایت استقامت سے اس شعر کے مضمون کا ورد کر رہے ہیں۔

حضرت ناصح جو آویں دیدہ و دل فرش راہ
پر کوئی مجھ کو تو سمجھاوے کہ سمجھائیں گے کیا

(ازالہ اوہام حصہ دوم۔ روحانی خزائن جلد 3 ص ۵۲۵)

الغرض حضرت مولوی غلام نبی صاحب خوشابی........ کا زہد و تقویٰ اور سعادت انہیں مخالفت کے میدان کارزار سے نکال کر کشاں کشاں حضرت امام الزمان بانی سلسلہ احمدیہ........ کے قدموں میں لے آئی اور آپ جماعت احمدیہ میں داخل ہو کر دائمی برکتوں کے وارث بن گئے۔

بقیہ صفحہ 6

کو سردی لگ جاتی ہے اور وہ نزلہ زکام سمیت دیگر بیماریوں میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ اگر احتیاط نہ کی جائے تو یہ امراض خطرناک بھی ہو سکتے ہیں۔ سردی اور دھند میں لوگوں کو چاہئے کہ وہ ہاتھ منہ اور سینے کو ڈھانپ کر نکلیں۔ دل کے مریضوں کو اس موسم میں زیادہ احتیاط کرنے کی ضرورت ہے کیونکہ زیادہ "اوس" ان کے لئے خطرناک ہوتی ہے۔ ان کو چاہئے کہ وہ جرابیں اور گلوز پہن کر رکھیں۔ ہسپتالوں کی ایمرجنسیوں میں دھند سے متاثر ہونے والوں میں بچوں کی تعداد زیادہ ہے' والدین کے لئے ضروری ہے کہ وہ بچوں کو سردی سے بچائیں۔ جوڑوں کے درد اور اس نوعیت کی دیگر بیماریوں میں مبتلا افراد کو چاہیے کہ وہ خود کو اچھی طرح ڈھانپ کر رکھیں ورنہ ان کی تکالیف میں زیادہ شدت آئے گی۔ ●●●

ڈرائیور حضرات کے لئے احتیاطیں

☆اس موسم میں ڈرائیو پیلی لائٹیں استعمال کریں اس طرح حادثات سے بچا جا سکتا ہے۔

☆دھند میں اپنی گاڑی ہمیشہ آہستہ چلائیں۔

☆ہمیشہ گاڑی کی لائٹیں آن کر کے رکھیں۔

☆دھند کے وقت یعنی صبح اور شام کو لمبے سفر اختیار نہ کریں۔ اگر مجبوری ہو تو بہت احتیاط سے کام لیں۔

☆سفر سے پہلے اپنی گاڑی کو مکمل چیک کرلیں تاکہ اس موسم میں دقت نہ ہو۔

☆اس موسم میں گاڑی کی پچھلی لائٹیں اور ریفلیکٹر درست کروالیں۔

☆بلاوجہ گاڑی چلانے سے گریز کریں۔

☆ایمرجنسی کی حالت میں تیز ڈرائیونگ حادثات کا سبب بن سکتی ہے۔

☆ایک گاڑی کا دوسری گاڑی سے فاصلہ کم از کم 100 فٹ ہونا چاہئے۔

☆لمبے سفر سے پہلے گھر سے دعا کر کے چلیں۔

بقیہ صفحہ 5

کریں تو بھی خود ناکام ہو جاتے ہیں اور وہ اکیلا ہی کامیاب ہو جاتا ہے کیونکہ اس کے ساتھ تائید الٰہی ہوتی ہے اس کی مدد ہوتی ہے جو سب سے بڑا مددگار ہے۔ ہاں جو کوئی چاہتا ہے کہ اللہ اس کو مل جائے تو ضرور ہے کہ خدا تعالیٰ کے اس حکم پر عمل کرے۔

کہ جو شخص اپنے رب سے ملنے کی امید رکھتا ہے اسے چاہئے کہ نیک اور مناسب حال کام کرے اور اپنے رب کی عبادت میں کسی کو بھی شریک نہ کرے۔

(کہف آیت ۱۱۱)

حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کے دعائیہ شعر پر اس مضمون کو ختم کرتا ہوں۔

فضل خدا کا سایہ ہم پر رہے ہمیشہ
ہر دن چڑھے مبارک ہر شب بخیر گزرے

ہمارا خدا

عبدالمالک صاحب

اللہ تعالیٰ حی و قیوم ہے ہر قسم کی ضرورت ہر وقت کی ضرورت اور آنے والے زمانوں کی ضروریات کو پورا کرنے والا ہے اس کو کسی نے پیدا نہیں کیا وہ سب کا پیدا کرنے والا ہے اور تمام ظاہری و باطنی مخلوقات کا رب ہے پالنے والا ہے۔ سب اس کے ہمیشہ سے محتاج ہیں وہ ہر لحاظ سے غنی ہے بے انتہا خزانوں کا وارث ہے کسی چیز کی اس کے ہاں کمی نہیں ہے اس کی تمام صفات ہر وقت جاری ہیں ہر لحاظ سے تمام مخلوق کی بھلائی چاہتا ہے جب کبھی کسی مخلوق کو نقصان ہوا تو اس کے ہاتھوں سے نہیں بلکہ اپنی نالائقیوں سے ہوا وہ بہت معاف کرنے والا ہے بہت راز دار ہے بہت پردہ پوش ہے۔

اللہ کی منصوبہ بندی

ہر ضرورت کا جس قدر اللہ کو علم ہے اور جس طرح وہ منصوبہ بندی کرتا ہے انسان کے وہم و گمان میں بھی نہیں آسکتا۔ ہر وہ شخص جس نے ایک اللہ کی عبادت کی اس کی ہر طرح سے اللہ نے کفالت کی چنانچہ بہت دنیا مال کی حرص میں مبتلا ہے اور دن رات اس میں غرق ہے اور خواہش مال نے موت تک پہنچا دیا مگر وہ جو اللہ کے ہوتے ہیں ان کے متعلق حضرت داؤد علیہ السلام کا یہ قول کافی ہے۔

میں بچہ تھا جوان ہوا اور اب بوڑھا ہوں میں نے کسی متقی کی اولاد کو بھوکے مرتے نہیں دیکھا بلکہ خدا تعالیٰ ان کی سات پشتوں کے رزق کا ضامن ہوتا ہے۔

ایک اللہ کو ماننے والے ساری زندگی اس میں گزار دیتے ہیں کہ اللہ راضی کس طرح ہوتا ہے اس کی رضا ان کی منزل ہوتی ہے خود صاحب تجربہ ہوتے ہیں اللہ ان سے ہم کلام ہوتا ہے وہ ان کی دعائیں سنتا ہے اور جواب سے آگاہ فرماتا ہے۔

ایک اللہ کے ماننے والے بڑے بڑے ابتلاؤں میں ڈالے جاتے ہیں مگر خدا کی نصرت ان کے شامل حال ہوتی ہے کبھی آگ میں ڈالے جاتے ہیں تو خدا تعالیٰ اس کو حکم دیتا ہے کہ اے آگ ابراہیم کے لئے ٹھنڈی ہو جا اور سلامتی بن جا تو آگ گلزار بن جاتی ہے۔

کبھی پانی کا عذاب قوم پر آتا ہے تو خدا تعالیٰ حکم دیتا ہے کہ اے میرے بندے نوح کشتی میں سوار ہو جا اور خدا وہاں سے محفوظ مقام پر پہنچا دیتا۔ پھر ایسا بھی ہوتا ہے کہ وقت کا حاکم جو بہت طاقتور ہوتا ہے اس کا مقابلہ کرتا ہے تو خود غرق ہو جاتا ہے اور اللہ اپنے بندے موسیٰ علیہ السلام کو فتح و نصرت سے نوازتا ہے۔

جب طاقت اور قوت کے حربے ناکام ہو جاتے ہیں تو پھر ان کو خریدنے کی کوشش کی جاتی ہے طرح طرح کا لالچ دیا جاتا ہے جس طرح ہمارے ہادی و مولا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے ساتھ ہوا چنانچہ اس وقت آپ نے فرمایا۔

"اگر یہ لوگ میرے دائیں ہاتھ پر آفتاب رکھ دیں اور بائیں ہاتھ پر ماہتاب تب بھی اس کام سے باز نہیں آؤں گا جس کا خدا تعالیٰ نے حکم دیا۔"

وہ حکم کیا تھا آپ نے فرمایا:

لوگو سنو! کہ اللہ ایک ہے اس کا شریک نہیں وہی عبادت کے لائق ہے بت پرستی شرک ہے۔ بت پرستی اور بد اخلاقی سے بچو میں تمہیں اللہ کے عذاب سے ڈراتا ہوں اگر تم لوگ ایمان نہ لائے تو تمہارے اوپر عذاب شدید نازل ہوگا۔

ناممکن ممکن ہو جاتا ہے

پھر اللہ تعالیٰ کی توحید کے نتیجہ میں وہ کام جو ناممکن ہوتے ہیں ممکن ہو جاتے ہیں۔ ذیل میں ایک واقعہ تحریر خدمت ہے۔ مکرم مولانا لئیق احمد صاحب طاہر مربی سلسلہ برطانیہ اپنے ذاتی مشاہدات کے حوالہ سے لکھتے ہیں۔

مکرمہ نعیمہ جمال صاحبہ آف انگلستان کی والدہ صادقہ حیدر صاحبہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث سے ملیں اور اس ملاقات میں زار و قطار رونے لگیں انہوں نے بتایا کہ ڈاکٹروں نے ہر قسم کے معائنوں کے بعد بتایا ہے کہ ان کے ہاں آئندہ کسی اولاد کی توقع نہیں ان سے بڑھ کر ان کے میاں کی خواہش ہی نہیں بلکہ پر زور مطالبہ تھا کہ بیٹا ہو اس پر حضور نے بڑے درد کے ساتھ دعا کی اور انہیں بڑے وثوق سے خوشخبری دی کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اولاد سے نوازے گا۔ انہوں نے بتایا کہ ڈاکٹروں کا کہنا ہے کہ تمہارے رحم کی حالت ایسی ہے کہ اولاد ہونا ناممکنات میں سے ہے ان کے ہاتھ میں اس وقت ایک سیاہ رنگ کا بیگ تھا انہوں نے کہا کہ ڈاکٹر کہتے ہیں کہ تمہاری Tubes گل سڑ کے اس بیگ کی طرح ہو چکی ہیں۔ حضور نے فرمایا ہم پھر بھی خدا تعالیٰ کی رحمت سے ناامید نہیں چنانچہ خدا تعالیٰ نے اعجازی طور پر انہیں بیٹے سے نوازا تو ولادت سے بہت پہلے حضور نے انہیں ارشاد فرمایا کہ ہونے والے بچے کا نام صادق احمد رکھ لیں اور پھر امۃ السلام منصورہ پیدا ہوئیں جو اب منصورہ منیب احمد کہلاتی ہیں۔

(الفضل انٹرنیشنل 25 تا 31 اگست 2000ء ص 14)

خارق عادت سلوک

جو توحید کے پجاری بن جاتے ہیں خدا تعالیٰ ان کے ساتھ خارق عادت سلوک کرتا ہے چنانچہ حضرت مولانا رحمت علی صاحب پاڈانگ شہر انڈونیشیا میں ایک مخلص احمدی داؤد احمد کے مکان کے ایک حصہ میں رہتے تھے اس محلّہ کے اکثر مکان لکڑی کے اور بالکل ساتھ ساتھ بنے ہوئے تھے اتفاقاً ایک مرتبہ محلہ میں آگ لگ گئی ارد گرد کے تمام مکانات کو راکھ کرتی ہوئی مولانا صاحب کی رہائش گاہ کے قریب پہنچ گئی حتیٰ کہ اس کے شعلے مولانا صاحب کے مکان کے چھجے کو چھونے لگے چنانچہ یہ صورت حال دیکھ کر تمام احمدی اور غیر احمدی محلہ دار حضرت مولانا رحمت علی صاحب کو باصرار کہنے لگے کہ وہ فوری طور پر مع سامان اس عمارت سے باہر نکل آئیں مگر مولانا صاحب نے ان کی ایک نہ مانی اور دعا میں لگے رہے اور بڑے اطمینان سے انہیں تسلی دیتے رہے کہ

یہ آگ ہمارا کچھ نہ بگاڑ سکے گی یہ مکان حضرت مسیح موعود کے ایک مرید کا ہے حضرت اقدس کو اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔

"آگ ہماری غلام بلکہ غلاموں کی غلام ہے"

پس یہ آگ اس عمارت کو بھسم کرنے میں ناکام ہو کر رہے گی اور جہاں تک پہنچی ہے وہیں رک جائے گی کیونکہ آگ خدا کے حکم سے حضرت مسیح موعود اور آپ کے سچے مریدوں کی غلام ہے۔

چنانچہ حضرت مولانا رحمت علی صاحب ابھی یہ بات کر ہی رہے تھے کہ بادل امنڈ آئے اور موسلادھار بارش شروع ہو گئی جس نے آناً فاناً اس آگ کو بالکل ٹھنڈا کر کے رکھ دیا اور اسے اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ اجازت نہ ہوئی۔

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں وہ خارق عادت قدرت اسی جگہ دکھاتا ہے جہاں خارق عادت تبدیلی ظاہر ہوتی ہے خوارق اور معجزات کی یہی جڑ ہے۔ (کشتی نوح)

(الفضل 9 دسمبر 1938ء)

دلیل ہستی باری تعالیٰ

ماڈل ٹاؤن لاہور ایک مجلس مذاکرہ تھا حضرت مولانا عبدالمالک خان صاحب صدارت فرما رہے تھے سوال و جواب کا سلسلہ جاری تھا ایک صاحب نے ہستی باری تعالیٰ کی دلیل مانگی اس پر آپ نے فرمایا۔

کسی عدالت میں دو گواہ کسی گواہی کے لئے مل جائیں تو مقدمہ جیت جاتے ہیں مگر جس بات کی گواہی دنیا کے ایک لاکھ چوبیس ہزار معزز ترین انسان دیں اس کے بارہ میں کیا شک رہ جاتا ہے وہ اللہ کے انبیاء ہوتے ہیں اور نبی جس دور میں بھی آیا اس وقت کے انسانوں میں سب سے زیادہ سچ بولنے والا اور سب سے بڑا عزت والا انسان ہوتا ہے اس پر وہ صاحب خاموش ہو گئے اور عرض کیا مجھے تسلی بخش جواب مل گیا ہے۔

خدا تعالیٰ کے بارہ میں حضرت مسیح موعود نے فرمایا ہے۔

ہمارا بہشت ہمارا خدا ہے ہماری اعلیٰ لذات ہمارے خدا میں ہیں کیونکہ ہم نے اس کو دیکھا اور ہر ایک خوبصورتی اس میں پائی یہ دولت لینے کے لائق ہے اگرچہ جان دینے سے ملے اور یہ لعل خریدنے کے لائق ہے اگرچہ تمام وجود کھونے سے حاصل ہو۔

قیام توحید کے بارہ میں فرمایا۔

کس دف سے میں بازاروں میں منادی کروں کہ تمہارا یہ خدا ہے تا لوگ سن لیں؟ اور کس دوا سے میں علاج کروں تا سننے کے لئے لوگوں کے کان کھلیں۔

(کشتی نوح)

پھر منظوم کلام میں فرماتے ہیں

کبھی نصرت نہیں ملتی در مولا سے گندوں کو
کبھی ضائع نہیں کرتا وہ اپنے نیک بندوں کو

پس جب انسان زندہ خدا کو چھوڑتا ہے تو قبر پرست ہو جاتا ہے تعویز گنڈے کا سہارا لیتا ہے یا پھر نجومیوں کی طرف بھاگتا ہے توہمات کا شکار ہو جاتا ہے شیطان اس کا دوست بن جاتا ہے اور ہر کامیابی ناکامی میں بدل جاتی ہے کیونکہ جس نے ہر چیز پیدا کی جس کو ہر قدرت حاصل ہے جس کے پاس ہر چیز کا لامحدود خزانہ ہے جو معجزات دکھاتا ہے جو انہونی کو ہونی کرتا ہے جو سب سے بڑا ہے جس کا بار بار اقرار کرتا ہے کہ اللہ اکبر ہے اس کے سوا کسی کا کوئی چارہ گر نہ ٹھکانہ ہے اور نہ کبھی ہو گا وہی حی و قیوم ہے ساری صفات کے ساتھ ہمیشہ سے زندہ ہے ہر ایک چیز نے اس کی طرف لوٹ کر جانا ہے وہی غنی ہے باقی ہر چیز اس کی محتاج ہے۔ ساری دنیا کی تاریخ اس بات پر گواہ ہے کہ جس نے جھوٹے معبودوں کی پرستش کی نامراد رہا جس نے زندہ خدا کی عبادت کی ہر رنگ میں کامیاب ہوا۔

پس دعا کرنی چاہئے کہ ہم زندہ خدا کو زندہ طاقتوں کے ساتھ ماننے والے ہوں اور ہر اس راہ پر چلنے کی توفیق دے جن سے وہ راضی ہوتا ہے جس سے خدا راضی ہو جاتا ہے دین و دنیا کی کامیابیاں اس کو مل جاتی ہیں اور ساری دنیا کی ساری طاقتیں بھی پوری قوت سے اس کو ناکام

باقی صفحہ 4 پر

معین الحق شمس صاحب

دھند کا موسم اور احتیاطی تدابیر

مسلسل اور شدید دھند گرم اور مرطوب ہوا کے زمین یا پانی کے اوپر سے گزرنے کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے

دنیا کے کئی ممالک کے ساتھ ساتھ ہمارے ملک پاکستان میں بالعموم اور صوبہ پنجاب میں بالخصوص موسم سرما میں دھند کا موسم انتہائی شدت اختیار کر لیتا ہے جس کی وجہ سے جانی و مالی نقصان ہوتا ہے۔ اس موسم کا دورانیہ گو مختصر ہوتا ہے لیکن اس سے متاثر ہونے والے شعبہ جات کے نقصانات کا اندازہ لگایا جائے تو وہ بہت زیادہ بنتے ہیں۔ دھند کیا ہے۔ کیسے پیدا ہوتی ہے۔ شعبہ موسمیات کی کارکردگی اور پیشگوئیاں' زمین کی فضا کیا ہے' احتیاطی تدابیر اور ان امور کی تازہ ترین صورتحال اس مضمون میں بیان کی گئی ہے۔

موسموں کا تنوع کرہ ارض کی امتیازی خصوصیات میں شامل ہے۔ سال بھر میں زمین پر چار موسم' سردی' بہار' گرمی اور خزاں گزرتے ہیں' موسموں کے بدلنے کی وجہ یہ ہے کہ زمین سورج کے گرد اپنے مدار میں چکر لگاتے ہوئے ایک خاص زاویہ پر جھکی ہوئی ہے۔ اپنا ایک چکر پورا کرتے وقت اس کی مختلف پوزیشنیں اس طرح ہوتی ہیں کہ موسم بہار کے نقطہ اعتدال پر جسے ورنل ایکینوکس کہتے ہیں سورج کی شعاعیں خط استوا کے قریب تقریباً سیدھی پڑتی ہیں۔ یہ مارچ اور ستمبر میں ہوتا ہے۔ 21 مارچ اور 23 ستمبر ایسے دن ہیں جبکہ رات اور دن کا دورانیہ ایک جیسا ہوتا ہے۔

موسم سرما میں سورج کی پوزیشن

سردی کے نقطہ انقلاب یا ونٹر سولسٹس میں سورج کی کرنیں خط جدی کی سیدھ میں ہوتی ہیں۔ اس ساری صورت حال کو تصویر کی مدد سے سمجھا جا سکتا ہے۔ اس میں زمین کے جھکاؤ کے علاوہ یہ بھی دیکھا جا سکتا ہے کہ گرمیوں میں سورج قطب شمالی پر چمکتا ہے۔ خزاں اور بہار میں اس کی کرنیں سیدھی خط استوا پر پڑتی ہیں اور سردیوں میں قطب شمالی سورج کی وافر روشنی سے محروم رہتا ہے۔ زمین کے اس جھکاؤ' سورج کی شعاعوں کے زمین پر پڑنے اور موسموں کے ردوبدل کو ہم اپنی زمین پر رہتے ہوئے سال بھر کے مشاہدہ سے بھی سمجھ سکتے ہیں۔ پاکستان میں جوں جوں سردی آتی ہے سورج جنوبی سمت میں جاتا دکھائی دیتا ہے۔ اور چیزوں کے سائے شمال کی جانب بڑھنے لگتے ہیں۔ یہ دراصل زمین کے جھکاؤ کی وجہ سے ہوتا ہے اس کے برعکس گرمیوں میں سورج عین سر کے اوپر چمکتا ہے اور چیزوں کے سائے گھٹتے گھٹتے ایک وقت میں تقریباً معدوم ہو جاتے ہیں۔

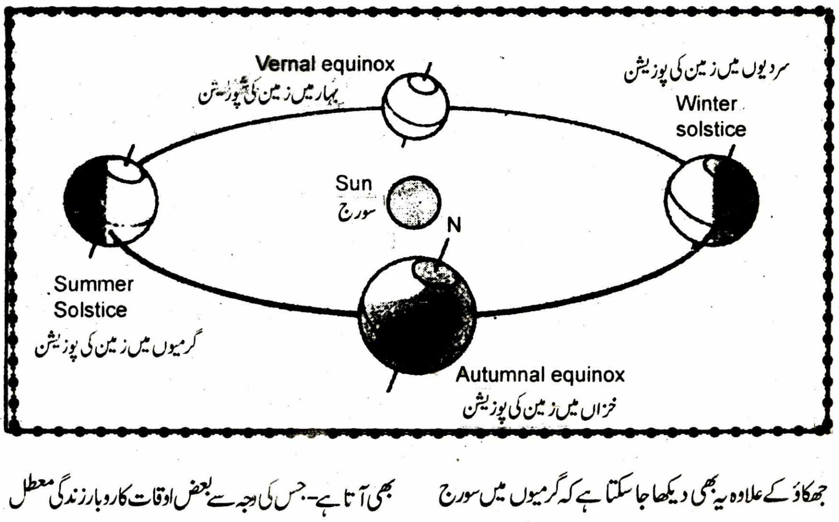

موسمیات کی تاریخ

موسموں کے مطالعہ کی تاریخ صدیوں پر محیط ہے۔ ابتداً انسان بغیر آلات کے موسم کے بارے میں پیشین گوئیاں کرتا رہا۔ اس کی بنیاد بھی مشاہدہ پر تھی۔ موسموں میں ہونے والی تبدیلیوں کو مخصوص نشانیوں کی مدد سے جانچ لیا جاتا رہا۔ دیگر شعبوں میں ترقی کے ساتھ ساتھ موسمیاتی پیشین گوئی کے حوالے سے بھی کافی پیش رفت ہوئی۔ فضا اور اس کے متعلقات' موسم اور آب وہوا کے مطالعہ کو باقاعدہ طور پر علم کی ایک شاخ کے طور پر ترقی ملی۔ یا موسمی مطالعہ کے اس علم کو میٹرولوجی کا نام دیا گیا۔ موسمیاتی تبدیلیوں کو جانچنے والے تمام آلات جیسے انیمومیٹر' بیرومیٹر' ہائیگرومیٹر اور تھرمومیٹر 1790ء کے لگ بھگ ایجاد ہوئے۔ ان کی بدولت زیادہ درست معلومات حاصل ہونے لگیں۔

پاکستان میں دھند کا موسم

پاکستان کے اندر سردیوں میں ایک ایسا "موسم" بھی آتا ہے۔ جس کی وجہ سے بعض اوقات کاروبار زندگی معطل ہو کر رہ جاتا ہے۔ یہ "دھند کا موسم" ہے اس سال کا آغاز بھی دھند سے ہوا۔ گزشتہ سال کے آخری دن پنجاب بھر میں بارش ہوئی اور پھر سال نو کے ابتدائی دنوں میں دھند نے پورے ملک کو اپنی لپیٹ میں لے لیا ہے۔ سردی سے ٹھٹھر کر کئی لوگ ہلاک ہو گئے اور دھند کے باعث ذرائع آمدورفت میں مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ ملک بھر میں شدید دھند کے باعث ٹرینوں کے شیڈول متاثر ہوئے۔ سڑکوں پر سفر کرنا اس قدر دشوار ہو گیا کہ ٹریفک سست رفتاری سے رینگتی رہی۔ دھند اس قدر شدید تھی کہ چند فٹ کے فاصلے پر دیکھنا بھی مشکل تھا اور لوگوں نے دن کے وقت گاڑیوں کی ہیڈ لائٹس جلا کر سفر کیا۔ دھند ہی کے باعث ملک بھر میں جہازوں کے اوقات بھی متاثر ہوئے۔ کئی پروازیں منسوخ ہوئیں جبکہ دیگر پروازوں میں مسافروں کو تاخیر کا سامنا کرنا پڑا۔

دھند کیسے پیدا ہوتی ہے

دھند کو ایک لحاظ سے ایسے بادل کہا جا سکتا ہے جو زمین کی سطح کے انتہائی قریب آ جاتے ہیں یا مکمل طور پر اسے چھونے لگتے ہیں۔ سائنسی نقطہ نظر سے ہوا میں موجود پانی (بعض اوقات برف) کے مہین قطروں (پارٹیکلز) کی سسپنشن کے باعث دھند پیدا ہوتی ہے۔ دھند ہوا میں موجود نمی کا نتیجہ ہوتی ہے۔ اور یہ اکثر ساحلی علاقوں اور ایسی جگہوں پر ظاہر ہوتی ہے۔ جہاں زمین پر پانی وافر مقدار میں موجود ہو۔ صنعتی علاقوں میں دھند اور دھواں مل کر جو ملغوبہ بناتے ہیں اسے سموگ کہتے ہیں۔ مسلسل اور شدید دھند اس وقت پیدا ہوتی ہے جب گرم اور مرطوب ہوا ٹھنڈی زمین یا پانی کے اوپر سے گزرتی ہے۔ دھند کو سمجھنے کے لئے ہمیں بادل' نمی اور ہوا کے نمی سے بوجھل ہونے کے عمل کو سمجھنا ہوگا۔ بادل فضا میں پانی کے بخارات کی وجہ سے بنتے ہیں۔ جب گرم اور مرطوب ہوا اوپر کی سمت اٹھتی ہے تو اوپر کم دباؤ کی بدولت اس میں موجود نمی کے قطرے پھیل جاتے ہیں۔ جب ہوا کا درجہ حرارت ڈیو پوائنٹ تک پہنچ جاتا ہے تو جو بخارات اس نے تھامے ہوتے ہیں وہ تربتر درجے تک پہنچ جاتے ہیں۔ اس وقت یہ بادلوں میں تبدیل ہو جاتے ہیں۔ بادل اس وقت بھی بنتے ہیں جب گرم ہوا پہاڑوں کے اوپر سے گزرتی ہے۔ وہ بادل جن کی نچلی سطح زمین کو چھونے لگتی ہے اسے ہم دھند یا فوگ کہتے ہیں۔

موسمیاتی پیشگوئی کے تین درجے

موسمیاتی پیشن گوئی میں بنیادی طور پر تین درجے ہیں۔ 1۔ مشاہدہ 2۔ تجزیہ اور 3۔ پیشن گوئی۔ اس کا انتظام ملکی سطح پر حکومتی ادارے کرتے ہیں۔ آبزرویشن یا مشاہدے میں موسم کی چوبیس گھنٹے تک نگرانی کرنا اور مختلف زمینی مراکز سے ریڈیو ساؤنڈز اور موسمیاتی سیارے استعمال کر کے ڈیٹا حاصل کرنا شامل ہے۔ اس کے بعد اس ڈیٹا کا تجزیہ کیا جاتا ہے اور جو طریقہ مستقبل کے موسم کے بارے میں اختیار کیا جاتا ہے اسے سنوپٹک میتھڈ کہتے ہیں۔ اس میں موسم کا حال بتانے والا ماہر موسموں کے ارتقا میں اپنے تجربہ اور ماضی کے موسمی پیٹرن کا موجودہ صورتحال سے موازنہ کر کے پیشگوئی کرتا ہے۔

جہاں تک موسموں کو کنٹرول کرنے کا سوال ہے تو اس سلسلے میں ابھی تک کوئی خاص کامیابی حاصل نہیں ہو سکی۔ اگرچہ موسمی اثرات سے بچنے کے لئے انسان نے خاطر خواہ انتظامات کر لئے ہیں لیکن موسموں کے حوالے سے اس وقت تک جو پیش رفت ہوئی ہے اس میں ماہرین مصنوعی بادلوں کے ذریعے مصنوعی بارش برسانے اور دھند کو منتشر کرنے کا طریقہ دریافت کر چکے ہیں۔ اور اس سلسلے میں دنیا میں کئی مقامات پر کامیاب تجربات بھی ہو چکے ہیں۔

زمین کی فضا

زمین کی فضا کا 97 فیصد حصہ نائٹروجن اور آکسیجن سے مل کر بنا ہے۔ اس میں 78 فیصد نائٹروجن اور 21 فیصد آکسیجن ہے۔ اس کے علاوہ پانی کے بخارات' آرگون اور کاربن ڈائی آکسائیڈ بھی اس کی تشکیل میں نمایاں ہیں اس گراؤنڈ لیول پر اوسط دباؤ 1013 ملی بار ہے۔ ان سب چیزوں سے "ایک فضا" کی تشکیل ہوئی ہے۔ گرین ہاؤس ایفیکٹ کی بدولت سطح کا درجہ حرارت 290K (17 سنٹی گریڈ) تک برقرار رہتا ہے۔ ہماری فضا سورج سے آنے والی اور زمین سے واپس جانے والی ریڈی ایشن کو متوازن بنانے میں اہم کردار ادا کرتی ہے۔

عمومی احتیاطی تدابیر

ڈاکٹروں کی آراء کے مطابق سردی اور دھند کے باعث ملک کی 65 فیصد آبادی فلو' نزلہ' کھانسی گلے اور سینے کی بیماریوں میں مبتلا ہے۔ سردی سے سب سے زیادہ بچے متاثر ہوئے ہیں۔ اور دھند کی شدید لہر میں حاملہ خواتین کے زیادہ متاثر ہونے کا خدشہ ہے۔ اس لئے وہ دھند میں باہر نکلنے سے گریز کریں۔ دھند سے بچنا اس لئے ضروری ہوتا ہے کہ اس سے دماغ کی شریانیں شدید متاثر ہوتی ہیں۔ سردرد ہونا دماغ کے لئے اچھا نہیں' اس سے دماغی صلاحیت متاثر ہو سکتی ہے' اس لئے لوگ چہرہ ڈھانپ کر باہر نکلیں۔ دھند میں والدین کی بے احتیاطی سے بچے خوشی سے کھیلتے اور کودتے رہتے ہیں جس سے ان

باقی صفحہ 4 پر

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

☆ محترم یوسف سہیل شوق صاحب اسسٹنٹ ایڈیٹر الفضل کا مورخہ 17 جنوری 2001ء کو فضل عمر ہسپتال میں محترم صاحبزادہ مرزا مبشر احمد صاحب نے آپریشن کر کے انتڑی کا متاثرہ حصہ نکال دیا تھا۔اب شوق صاحب اللہ تعالیٰ کے فضل سے روبصحت ہیں۔ احباب سے ان کی صحت کاملہ و عاجلہ و درازی عمر کے لئے درخواست دعا ہے۔

☆ مکرم چوہدری عبدالقدیر صاحب چیمہ دارالرحمت شرقی شدید بیمار ہیں احباب سے درخواست دعا ہے۔

☆ مکرم منیر الرحمٰن صاحب باب الابواب بعارضہ قلب بیمار ہیں احباب سے درخواست دعا ہے۔

☆☆☆☆

پولیو ڈے

☆ پولیو ڈے 30، 31 جنوری اور یکم فروری کو منایا جا رہا ہے۔جس میں 5 سال سے کم عمر کے تمام بچوں کو حفاظتی قطرے پلائے جائیں گے خواہ انہوں نے پہلے سے یہ قطرے پئے ہوئے ہوں۔احباب سے تعاون کی درخواست ہے۔

سانحہ ارتحال

فیصل آباد کے مشہور آرتھوپیڈک سرجن مکرم ڈاکٹر شمس الحق طیب صاحب (راہ مولا میں قربان) کے والد محترم مکرم ڈاکٹر فضل حق صاحب سابق صدر جماعت احمدیہ لالیاں مورخہ 17 اور 18 جنوری 2001ء کی درمیانی شب بعمر 96 سال ربوہ میں وفات پا گئے محترم شیخ مظفر احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ فیصل آباد نے اسی روز بیت المہدی گولبازار میں بعد نماز عصر ان کا جنازہ پڑھایا اور قبرستان عام میں تدفین کے بعد مکرم رفیع احمد خان شہزادہ صاحب صدر محلہ دارالرحمت شرقی (ب) ربوہ نے دعا کروائی۔

مرحوم فدائی احمدی تھے اور اپنے بیٹے کی رحلت کے پورے ایک سال بعد اسی تاریخ اور مہینے میں وفات پائی اور اپنے بیٹے کی قبر کے پاس ہی جگہ پائی۔ احباب سے موصوف کی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے درخواست دعا ہے۔

درخواست دعا

☆ محترم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر دعوت الی اللہ تحریر فرماتے ہیں۔ خاکسار کے والد مکرم عبدالمنان صاحب کو دو روز قبل دل کا حملہ ہوا اب حالت سنبھل رہی ہے آئی سی یو فضل عمر ہسپتال میں داخل ہیں' کامل شفایابی اور درازی عمر کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

گمشدہ پاسپورٹ وشناختی کارڈ

☆ کسی دوست کا پاسپورٹ اور شناختی کارڈ کہیں گر گئے ہیں اگر کسی صاحب کو ملیں تو دفتر صدر عمومی میں جمع کروا دیں۔

(صدر عمومی لوکل انجمن احمدیہ۔ربوہ)

اعلان داخلہ

○ 1۔ بلوچستان یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی خضدار نے سیلف فنانسنگ اسکیم کے تحت مندرجہ ذیل پروگرامز میں داخلہ کا اعلان کر دیا ہے۔

بی ای سول
بی ای الیکٹریکل
بی ای میکینیکل

درخواست فارم 10 مارچ تک وصول کئے جائیں گے۔ ٹیسٹ/انٹرویو 25 مارچ صبح 10 بجے یونیورسٹی ایڈمن بلاک میں ہو گا۔ مزید معلومات کے لئے دیکھئے جنگ 18 جنوری 2001ء۔

2۔ انسٹیٹیوٹ آف انفارمیشن ٹیکنالوجی یونیورسٹی آف سندھ جام شورو نے مندرجہ ذیل پروگرامز کے لئے داخلوں کا اعلان کیا ہے۔

1-BCIT
2۔ایم ایس سی کمپیوٹر سائنس
3-PGD ان IT
4۔بی سافٹ ویئر انجینئرنگ
5- E-Commerce
6۔ ایم ایس سی Multimedia Technology

درخواست فارم 10 فروری تک جمع کروانے ہوں گے مزید معلومات کے لئے دیکھیں جنگ 12۔جنوری 2001ء

(نظارت تعلیم)

☆☆☆☆☆

ملکی خبریں

ملکی ذرائع ابلاغ سے

ربوہ 26 جنوری گزشتہ چوبیس گھنٹوں میں کم از کم درجہ حرارت 7 زیادہ سے زیادہ 20 درجے سنٹی گریڈ
☆ ہفتہ 27 جنوری - غروب آفتاب: 5.40
☆ اتوار 28 جنوری - طلوع فجر: 5-38
☆ اتوار 28 جنوری - طلوع آفتاب: 7.02

جذبہ آزادی دبایا نہیں جا سکتا چیف ایگزیکٹو

جنرل پرویز مشرف نے کہا ہے کہ پاکستان پُروقار امن چاہتا ہے۔ بھارتیوں کو کشمیریوں کی خواہشات کا لازماً احترام کرنا ہو گا۔ ہم اپنے کشمیری بھائیوں پر ہونے والے مظالم پر آنکھ بند نہیں کر سکتے۔کشمیریوں کے جذبہ آزادی کو ظالمانہ طاقت کے بل بوتے پر دبایا نہیں جا سکتا۔ بھارتی غاصبانہ قبضہ سے آزادی کشمیریوں کا مقدر ہے مسلح افواج کسی بھی جارحیت کے خلاف ڈٹ کر مقابلہ کریں گی۔ مادر وطن پر کسی کو بری نظر ڈالنے نہیں دیں گے۔ پاک بحریہ نے اپنی مہارت سے دنیا کو ورطہ حیرت میں ڈال دیا ہے۔ مسئلہ کشمیر امن کی راہ میں حائل ہے۔

کاشتکاروں سے ٹیکس

وزارت مذہبی امور نے کاشتکاروں سے عشر کے سوا کوئی ٹیکس نہ لینے کی سفارش کر دی ہے۔عشر کا نظام وضع ہونے کے بعد یہ رقم مستحقین کو گزارہ الاؤنس دینے کے لئے استعمال ہو گی۔

تحریک جعفریہ کا نائب صدر قتل

ضلع خانیوال کی تحصیل کبیروالا کے نواحی گاؤں سردار پور میں نامعلوم دہشت گردوں نے اندھا دھند فائرنگ کر کے تحریک جعفریہ ضلع خانیوال کے نائب صدر ماسٹر امیر حسین ملک کو قتل اور ان کے بھانجے اور راہگیر کو شدید زخمی کر دیا۔

حج پروازیں شروع

پہلی حج پرواز لاہور سے جمعہ کے روز شروع ہو گئی۔ ملک کے 18 ایئر پورٹس سے 99919 عازمین حج سعودی عرب جائیں گے۔ عازمین حج کو روانگی سے آٹھ گھنٹے قبل کیمپ میں اطلاع کرنے کی ہدایت۔کسی کو براہ راست ایئر پورٹ پر جانے کی اجازت نہیں ہو گی۔ حج کے لئے آخری فلائیٹ 25 فروری کو روانہ ہو گی۔

امام مسجد قتل

کوٹ لکھپت جنرل ہسپتال کے عقب میں واقع مسجد تفہیم القرآن کے خطیب و امام اور سپاہ صحابہ سپریم کونسل کے سیکرٹری اطلاعات ابوبکر فاروقی کے شاگرد قاری عزیز اللہ افغانی کو دو نامعلوم افراد نے مسجد کے حجرہ میں چھریوں کے پے در پے وار کر کے موت کے گھاٹ اتار دیا۔

فائٹر طیارہ تباہ

پاکستان ایئر فورس کا ایک فائٹر طیارہ میانوالی سے پندرہ کلومیٹر جنوب مغرب میں گر کر تباہ ہو گیا۔ تاہم طیارے کا پائلٹ بحفاظت طیارے سے کودنے میں کامیاب ہو گیا۔طیارہ معمول کی پرواز پر تھا کہ فنی خرابی کے باعث گر گیا۔

پاکستان اور ازبکستان میں سمجھوتہ

دہشت گردوں کی واپسی کے لئے پاکستان اور ازبکستان میں سمجھوتہ طے پا گیا ہے۔ ازبک وزیر خارجہ اور دفتر خارجہ پاکستان نے اسلام آباد میں ایک مشترکہ پریس کانفرنس میں بتایا کہ پاکستان میں 30-35 دہشت گرد ہو سکتے ہیں۔ پاکستان کی سرزمین ازبکستان کے خلاف استعمال نہیں کرنے دی جائے گی۔ ازبک وزیر خارجہ نے کہا کہ طالبان حقیقت ہیں لیکن ہم ان کی حکومت نہیں مانتے۔

افغانستان پر پابندیاں مسترد

29 مذہبی و سیاسی جماعتوں نے افغانستان پر پابندیاں مسترد کر دی ہیں۔افغان کونسل کے 8 رکنی وفد نے سفارتخانوں میں جا کر یادداشت پیش کی۔ اور مطالبہ کیا ایران طالبان سے تعلقات بہتر بنائے۔

منگلا اور تربیلا میں سطح کم

تربیلا اور منگلا ڈیم میں آبی ذخائر کی صورتحال مزید خطرناک ہو گئی ہے۔ فروری میں ربیع کی فصل کے لئے مزید پانی کے اخراج سے دونوں ڈیم خشک ہو جائیں گے۔ماہرین نے کہا ہے کہ اکتوبر سے دسمبر تک منگلا اور تربیلا ڈیم میں قریباً 200 فٹ پانی کی سطح کم ہوئی ہے۔ڈیموں میں پانی کی شدید قلت کے باعث بجلی کی پیداوار کم ہو گی۔ موسم تبدیل ہوا تو مارچ اور اپریل میں برف پگھلنے سے ذخائر بڑھنے کا امکان ہے۔

اسامہ کے اثاثے منجمد

سٹیٹ بینک نے ملک کے تمام بنکوں اور مالیاتی اداروں کو اسامہ بن لادن کے اثاثے منجمد کرنے کا حکم سلامتی کونسل کی قرارداد کی روشنی میں دیا گیا ہے۔

اکسیر بلڈ پریشر
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ
گولبازار ربوہ - فون 212434-211434

الفضل کی قیمت میں اضافہ

پرانے نرخ	نئے نرخ
روزانہ فی پرچہ 2ء50	3ء00 روپے
سالانہ 750 روپے	900 روپے
خطبہ نمبر 150 روپے	200 روپے

(مینیجر الفضل)

بقیہ صفحہ 1

ہوں۔

امید ہے آپ اس کار خیر میں اپنی استطاعت کے مطابق حصہ لے کر خدا تعالیٰ کے پیار کو جذب کر کے ثواب دارین حاصل کریں گے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

(سیکرٹری بیوت الحمد سوسائٹی)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

بقیہ صفحہ 2

خوش اسلوبی سے سرانجام پاتے ہوئے دیکھ کر حیرت اور خوشی کے جذبات کا اظہار کیا اور کہا کہ سب لوگ بغیر کسی اجرت کے کس قدر محنت اور شوق سے ہر کام کرنے کے لئے بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے ہیں۔

مجلس سوال وجواب

اس موقع پر مجلس سوال و جواب بھی منعقد ہوئی جس میں غیر احمدی خواتین کے علاوہ ینگ لجنہ نے بھی حصہ لیا۔ اپنے سوالات کے تسلی بخش جوابات پا کر خصوصاً غیر احمدی خواتین بہت متاثر ہوئیں اور خوشی واطمینان کا اظہار کیا۔

تقسیم انعامات

محترمہ مسز نسیم ڈلانو صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ فرانس نے مختلف مقابلہ جات میں انعام حاصل کرنے والی بہنوں میں انعامات تقسیم کئے۔ علاوہ ازیں مختلف شعبہ جات سے متعلقہ سیکرٹریان کو دوران سال اچھا تعاون کرنے پر بہت سے انعامات سے نوازا گیا۔

اس پر صدر صاحبہ نے مختصر اختتامی خطاب فرمایا اور دعا کے ساتھ اس اجتماع کا اختتام ہوا۔

اجتماع کے دوران نمازوں کی ادائیگی کا باجماعت انتظام رہا۔ اسی طرح شعبہ ضیافت اور صحت و صفائی نے بھی اچھی کارکردگی کا مظاہرہ کیا۔ اللہ تعالیٰ تمام خدمت کرنے والوں کو احسن جزا سے نوازے۔ سب کی مساعی کو قبول فرمائے۔ اللہ کرے کہ اجتماع کی برکات سارے سال پر محیط ہوں اور اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے ہمیں اپنے فضلوں کا وارث بنائے۔ آمین۔

(الفضل انٹرنیشنل 5 جنوری 2001ء)

پلاٹس برائے فروخت

2 عدد پلاٹس رقبہ 10 مرلہ فی پلاٹ۔ ایک دوسرے کے ساتھ ملے ہوئے۔ ایک چوک کے ساتھ اور دوسرا اس کے ساتھ۔ صرف خواہش مند حضرات ہی رابطہ کریں پراپرٹی ڈیلر حضرات کے ساتھ معذرت۔
فیض احمد ظفر معرفت برکت اللہ طاہر۔
فون نمبر 212687 دوپہر 2 بجے سے 4 بجے تک

ڈسٹری بیوٹر: ذائقہ بناسپتی و کوکنگ آئل
بلال انٹرپرائزز
سبزی منڈی۔ اسلام آباد
آفس 051-440892-441767
رہائش 051-410090

زرعی رقبہ برائے فروخت

مظفر گڑھ علی پور مین روڈ پر موضع حمزے والی میں جو علی پور کے سولہ کلومیٹر شمال میں واقع ہے پچاس ایکڑ نہایت زرخیز زمین۔ ششماہی نہری پانی نیز دو عدد بور۔ بافراط میٹھا پانی۔ سات ایکڑ انار کا باغ۔ زراعت۔ فیکٹری پٹرول پمپ۔ بیج کھاد۔ ٹرانسپورٹ کاروبار کے لئے نہایت موزوں
ممتاز احمد B-81 سرکوار سٹریٹ II-DHA کراچی 75500
021-5887071-021-5880119

خوشخبری

حضرت حکیم نظام جان کا مشہور دواخانہ
مطبِ حمید
نے اب فیصل آباد میں بھی کام شروع کر دیا ہے۔ حکیم صاحب گوجرانوالہ سے ہر ماہ کی 3-4-5 تاریخ کو مطب میں موجود ہوں گے۔
مینیجر: مطبِ حمید
عقب دھوبی گھاٹ گلی نمبر 1/7 مکان نمبر P-256
فیصل آباد۔ فون نمبر 041-638719

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

کراچی میں اعلیٰ زیورات
خریدنے کے لیے معروف نام

الرّحیم جیولرز حیدری
اور
نیو الرّحیم جیولرز حیدری

اور اب

الرّحیم
سیون سٹار جیولرز
مین کلفٹن روڈ
مہران شاپنگ سینٹر
کہکشاں بلاک نمبر 8
کلفٹن کراچی
فون 664-0231 - 5874164

CPL No. 61